ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

# علامہ محمد بن جعفر کتانی کے رسالہ مستطرفہ کا تعارفی و مطالعاتی جائزہ

# A Scholarly Examination of Allama Katani's Methodology in Narrating Muhadditheen within Risalah Al-Mustatrafah

*** Muhammand irfan Raza**
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, Govt. College University Faisalabad
irfanraza4126@gmail.com
**** Muhammad Makki**
MPhil Research Scholar, Department of Islamic Studies, TIMES Institute Multan
makkilive94@gmail.come

**Abstract:**
*The history of the compilation and authenticity of Hadith literature is one of the most contested subjects in the study of Islam. Muslim orthodoxy holds that the recording of Hadith began in the lifetime of the Prophet himself, and culminated in the third century of the Hijra in the successful distinguishing of authentic from unreliable and fabricated Ahadith; the authentic aḥādiṯ, which were gathered from all parts of the Islamic world, were compiled in the major collections whose canonical authority was swiftly recognized. This narrative, however, has been subject to criticism from the end of the 13th/19th century until the present day. In this regard, al-Risalah al-Mustatrafah is one of the best book available on the biography dealing with the subject of hadith and related materials. In which, the author has mentioned the famous books of Sunnah including their authors & their lives briefly. This book is about the knowledge of hadith and the introduction to the books of hadith. This book has the same position in the books regarding Hadith studies and introduction to Muhadditheen as Ibn Nadeem's famous book "Al-Fahrist Laban al-Nadeem" compared to general sciences. This book contains mentions of 1400 books of hadith and sciences of hadith and translations and introductions of about six hundred famous muhaddiths. In it, Allama Katani has presented a brief comprehensive introduction, criticism and commentary of each book and the book's author with great comprehensiveness.This research examines Allama Katani's methodological approach to presenting the biographical introductions of renowned scholars of Hadith in his seminal work, "al-Risalah al-mustatrafah."*

**Keywords:**
Al-Risalah al-mustatrafah, Allama Katani, Biographical introductions of renowned scholars of Hadith

## رسالہ مستطرفہ کی تاریخی و علمی حیثیت

رسالہ ہذا کے مصنف علامہ محمد بن جعفر کتانی ہے جو سرزمین مراکش کے ان عظیم خانوادوں میں ایک فرد ہیں جمہوں نے اسلام و سنت کی خدمت میں اپنا وافر حصہ شامل کیا جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔

علامہ کتانی نے محدثین کی تذکرہ نگاری میں بہت ہی اہم کتاب تصنیف کی جو وقت کی ضرورت تھی اس کا نام رسالہ مستطرفہ رکھا اسکی ابتدائی شکل یہ تھی کہ یہ ایک کاپی یا کچھ اوراق پر مشتمل یادداشت یا نوٹس تھے جس کا نام علامہ کتانی نے "مالایسع المحدث جھلہ" رکھا مصنف کی تالیفات سے بھی ثابت ہے کہ اس کا ابتدائی نام یہی تھا۔

شنقیط کے ایک عالم دین مولانا محمد خضر بن مایابی الجکنی نے ان اوراق کا مطالعہ کیا انہوں نے اسے نہایت اہمیت کا حامل سمجھا اور ضروری خیال کیا کہ اس میں مزید تفصیل کی جائے کتب حدیث کے اسماء، محدثین کے تراجم، ان کے طبقات، اور ان کے قرون کو بھی بیان کر دیا جائے انہوں نے ایک خط علامہ کتانی کے نام لکھا جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

**الحمد لله و الصلاة و السلام على رسول الله**

و بعد، فسلام اسنى، و تحية حسنى، من كاتبه، الى من اعطاه الله، و لا محيد لنا عما اعطاه، العالم الجليل الناسک، محمود المساعى و المسالک، الشريف الحسنى، سيدى محمد بن سيدى جعفر السنى، اوجبه المراسلة انى وقفت على هذه

الكراسۃ ، التی كتبت فيما يحتاج الی تحصيلہ الحديثی ، فوجدتها حسنۃ المقاصد، كثيرة الفوائد ، فاردت من سيادتك ان تجود علی قبل السفر، جمعنا الله و ياك فی هذه الدار و تلك الدار، بضبط جميع الفاظها، بالقلم ضبط المصاحف، حتی اكون كالا خذ لها عليك مشافہۃ، مع تبيين كل حرف يلتبس بغيره، و تبيين ياء النسبۃ من غيرها، فقد يخفی علينا بعض من حروف اہل الغرب المغرب الاقضی و ان تعرف لی فی الحواشی ما امكنك من اصحاب التصانيف المذكورة هنا، و تذكر اقرآن كل واحد منهم بما معہ فيها، و تجتہد لی فيہا غايۃ الجہد ، فانی اريد ان آخرجها بعد التحرير منك، مدخلاً فی متنها مافی الحواشی، ضابطاً للاسماء لفظاً بما و شحتہ قلماً، اعتماداً عليك، و السلام كما بدا يعود، و الدعاء الصالح آناء الليل و اطراف النہار ۔[1]

علامہ کتانی نے ان کے حکم پر اس رسالہ پر مزید کام کرنا شروع کر دیا اور اس رسالہ مستطرفہ میں نہایت ہی عمدگی کے ساتھ محدثین کی تذکرہ نگاری کو بیان کیا جس کی بدولت محدثین میں آپ کا مقام بلند ہوا اور معاصر محدثین میں آپ کا شمار ہونے لگا اور یہی رسالہ آپ کی شہرت کا سبب بنا۔

**نسخہ اول**

پہلی بار یہ رسالہ علامہ کتانی کی زندگی میں 1332ھ میں بیروت سے طبع ہوا یہ نسخہ 180 صفحات پر مشتمل تھا علامہ کتانی ان دنوں میں حجاز کے سفر پر تھے ان کے شاگرد رشید محمد بن احمد خرما نے اسے با قاعدہ طبع کروایا اس کا خرچ بھی خود اٹھایا اور ٹوٹل آخراجات اس کے خود برداشت کئے جس پر موصوف خرما نے اللہ کریم کا شکر ادا کیا کہ رب رحمن نے اس عظیم کام کو ان کے مقدر لکھا ہے۔

**نسخہ مکتبہ نور محمد**

دوسری بار پاکستان کراچی سے مولانا میر محمد کے مکتبہ نور محمد سے 1379ھ میں طبع ہوا جو 212 صفحات پر مشتمل تھا یعنی علامہ کتانی کی وفات کے 34 سال بعد دوسری بار طبع ہوا پہلی طباعت سے اس کی طباعت اچھی تھی مگر اس میں بھی تصیح نہ کی گئی اول نسخہ پر 32 صفحات کا اضافہ صرف حاشیہ کی صورت میں کیا گیا وہ بھی سود مند ثابت نہ ہوا دونوں نسخوں میں اغلاط بہت تھی جس کی مثالیں علامہ محمد منتصر کتانی نے رسالہ مستطرفہ کے مقدمہ میں دی ہیں۔

پہلے نسخے کے صفحہ نمبر 57 اور دوسرے نسخہ کے صفحہ نمبر 64 "تسدیس" لکھا ہے حالانکہ درست لفظ "تسدید" ہے اسی طرح پہلے نسخہ کے صفحہ نمبر 108 اور دوسرے نسخہ کے صفحہ نمبر 118 پر "المخرجين" لکھا ہے حالانکہ درست لفظ "المجرحين" (جرح کرنے والے) ہے اور پہلے نسخہ کے صفحہ نمبر 130 اور دوسرے نسخہ کے صفحہ نمبر 142 پر "ودقيق العيد وابن مرزوق" لکھا ہے حالانکہ درست لفظ "دقيق العيد ابن مرزوق" ہے اسی طرح پہلے نسخہ کے صفحہ نمبر 135 اور دوسرے نسخہ کے صفحہ نمبر 147 پر "اللتی" لکھا ہے حالانکہ درست لفظ "الذی" ہے اور پہلے نسخہ کے صفحہ نمبر 139 اور دوسرے نسخہ کے صفحہ نمبر 151 پر "آخرج لهم" لکھا ہے حالانکہ درست لفظ "آخرجهم" ہے۔

مکتبہ نور محمد کراچی والوں نے رسالہ ھذا کے حقوق جن کے پاس تھے ان کی اجازت کے بغیر اسے طبع کیا علامہ کتانی کے پوتے مولانا محمد منتصر کتانی جب پاکستان آئے اہل علم سے ملاقات ہوئی اس مین علامہ منتصر کتانی نے اس کا اظہار کیا اور آئندہ اس طرح اغلاط کے ساتھ طبع نہ کرنے کی درخواست کی۔ اس کے بعد کبھی مکتبہ نور محمد والوں نے اسے طبع نہ کروایا۔

**نسخہ دار الکتب العلمیہ**

اس کا ایک نسخہ دار الکتب العلمیہ سے بھی طبع ہوا لیکن اس میں تحقیق برائے نام ہی تھی یہ نسخہ باریک خط میں 186 صفحات پر مشتمل تھا علامہ کتانی کی زندگی میں طبع ہونے والے نسخے سے بھی اس میں کم صفحات تھے۔

**نسخہ دار البشائر الاسلامیہ**

اس کے علاوہ یہ رسالہ مستطرفہ علامہ کتانی کے پوتے علامہ محمد بن منتصر کتانی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ دار البشائر الاسلامیہ بیروت لبنان سے بھی طبع ہوا اور اس وقت روئے زمین پر اس کے تمام نسخوں میں سے یہ سب سے بہترین و مستند ترین نسخہ ہے۔

(1) کتانی، محمد بن جعفر، رسالہ مستطرفہ، ص 13

علامہ محمد منتصر کتانی رسالہ مستطرفہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں "کہ میں اس رسالہ مستطرفہ کی تالیف کے تغیر میں بہت فکر مند تھا کہ کیسے اس کو ایک نئے انداز میں مرتب کروں منظم کروں ؟ اگرچہ بعینہ رسالہ کا مخطوطہ میرے پاس موجود تھا جیسا اسے مصنف نے تصنیف کیا تھا لیکن میں اسے ایک نئی شکل دینا چاہتا تھا میں نے اس کے موضوعات بنائے اور متعدد محدثین اور کتب حدیث کی فہارس (انڈیکس) بنائی جس کے سبب اس کے حجم میں اضافہ ہوگیا اور صفحات کی تعداد دوگنی ہوگئی بالخصوص میں نے اس میں اغلاط کی تصحیح کا التزام کیا اور وہ بحمد ہ تعالی مکمل ہوگئی"۔

موصوف نے اس کے شروع میں ایک خوبصورت اور جامع مقدمہ لکھا جس میں رسالہ ھذا کے ساتھ ساتھ علامہ کتانی کا تفصیلا تعارف لکھا اور یہ نسخہ 384 صفحات پر مشتمل ہے۔

## علم حدیث کی فضیلت:

علامہ سید محمد بن جعفر کتانی نے رسالہ مستطرفہ کے مقدمہ میں سب سے پہلے علم حدیث کی فضیلت واہمیت کو بیان کیا اس کا آغاز انہوں نے ایک شاعر کے شعر سے کیا۔

دین النبی و شرعۃاخبارہ — و اجل علم یقتضی آثارہ

من کان مشتغلا بھا و بنشرھا — بین البریۃ لاعفت آثارہ[(2)]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور شریعت انکی احادیث ہیں اور علم حدیث صرف جلیل القدر علم ہے جس کی پیروی کی جاتی ہے جو اس علم کی طلب میں مشغول رہے اور امت میں اسے پھیلاتا رہے تو اس کا نام کبھی نہیں مٹے گا۔

علامہ کتانی کی علم حدیث سے محبت کا اندازہ اسی شعر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر نام کی بقاء کوئی چاہتا ہے تو علم حدیث میں اپنے آپ کو مشغول رکھے۔

جیسا کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنی کتاب عجالہ نافعہ میں لکھتے ہیں:

کہ علم حدیث سے وابستگی انسان میں صحابیت کی شان پیدا کر دیتی ہے کیونکہ صحابیت کا معنی دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ احوال سے واقفیت اور ہر عبادت وعادت میں آپ کے اوضاع واطوار کا مشاہدہ کرنے کے ہیں اسی کی طرف شاعر کا شعر حسب ذیل ہے۔

اھل الحدیث ھمواھل النبی و ان — لم یصحبو نفسہ انفاسہ صحبوا

ترجمہ: محدثین ہی اہل نبی ہیں اگرچہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل نہیں مگر آپ کے مقدس فرامین کے ساتھ شرف صحبت ہے۔[(3)]

## علم حدیث کی برکات:

جو شخص علم حدیث میں مشغولیت اختیار کرتا ہے اسے اللہ کریم ہزاروں برکات سے مستفید فرماتا ہے جہاں علم حدیث قلبی سکون اور اطمینان کا باعث بنتا ہے قرآن فہمی کا سبب بنتا ہے دین اسلام کی تفہیم میں عملی طور پر ذریعہ بنتا ہے وہیں دیگر فوائد و ثمرات بھی محدثین کا مقدر بنتے ہیں۔

علامہ سید محمد بن جعفر کتانی فرماتے ہیں کہ محدثین میں یہ بات مشہور ہے کہ ان کی عمریں لمبی ہوتی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان محدثین کے لئے رحمت اور شادابی وتازگی کی دعا فرمائی ہے اور جنت کی بشارت سے نوازہ علامہ کتانی ابو اسحاق ابراہیم بن عبدالقادر ریاحی تونسی کا شعر پیش کرتے ہیں۔

اھل الحدیث طویلۃاعمارہم — ووجوہہم بدعاالنبی منضرۃ

و سمعت من بعض المشائخ انھم — ارزاقھم ایضابہ متکثر

ترجمہ: محدثین طویل العمر ہوتے ہیں اور ان کے چہرے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے تروتازہ رہتے ہیں اور میں نے بعض مشائخ سے سنا ہے کہ اسی دعا کی برکت سے ان کے پاس رزق بھی وافر مقدار میں ہوتا ہے۔

اور آگے مزید لکھتے ہیں

کہ محدثین کی برکت سے افات وبلیّات دور ہوتی ہیں اور قیامت کے دن یہی لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوں گے۔ درحقیقت یہی علماء ہیں قیامت کے دن انہیں لوگوں کو عالم کہہ کر بلایا جائے گا۔

(2) کتانی، محمد بن جعفر، سید، الرسالۃ المستطرفۃ، بیروت، مکتبہ دار البشائر الاسلامیہ، مطبوعہ 2018، ص 2

(3) دہلوی، عبدالعزیز، عجالہ نافعہ، مکتبۃ الحمد العلمیہ لکھنو انڈیا سن اشاعت 2014، ص 44

اور سب سے بڑی اور خوبصورت بات یہ ہے کہ محدثین وہ افراد ہیں جن کی زبانوں پر ہر وقت آپ ﷺ کے فرامین کا جاری رہنا آپ کا ذکر کرتے رہنا یہ محدثین کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی دلیل ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں :

کہ علم حدیث ایسی بزرگی اور شرافت کا حامل ہے کہ کوئی علم اس کا ہم سر نہیں ہو سکتا کیونکہ علم القرآن، عقائد اسلام، احکام شریعت اور اصول طریقت سب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر موقوف ہیں تمام کشفی باتیں اور عقلی چیزیں جب تک اس ترازو میں نہ تلیں اور اس کسوٹی پر نہ کسی جائے تو وہ لائق اور قابل اعتماد نہیں ہو سکتی۔ (4)

**تدوین حدیث**

علامہ کتانی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام اور تابعین احادیث نبوی کو لکھا نہیں کرتے تھے بلکہ یاد کر لیا کرتے تھے سوائے مسائل صدقہ (5) کے جب ایک زمانے تک یہی صورت حال رہی یہاں تک کہ علم کے مٹ جانے اور علماء کے اٹھ جانے کا خوف ہوا تو حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ منورہ کے گورنر ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری تابعی کو خط لکھا کہ احادیث نبویہ کو تلاش کر کے لکھو کیونکہ مجھے علم کے اٹھ جانے اور علماء کے واصل بحق ہونے کا خوف ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے کئی گورنروں کو اسی کی مثل خط لکھا۔ سب سے پہلے پہلی صدی ھ کے اختتام پر جس نے عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے حدیث نبوی کو جمع کیا وہ ابو بکر محمد بن مسلم بن عبداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری مدنی ہیں بلکہ خود ابن شہاب زہری کا قول ہے سب سے پہلے میں نے علم حدیث کی تدوین کا آغاز کیا پھر تدوین کا سلسلہ شروع ہو گیا و للہ الحمد۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب تحریری سرمایہ کی حفاظت تقریبا ہجرت سے ہی ہو گئی تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق سے فرمایا تھا کہ سراقہ بن جعشم کو امان نامہ لکھ کر دو جو کہ اب بھی کتب سیر میں موجود ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر قبائل کے ساتھ معاہدے، آپ کے خطوط اور آپ کی تمام احادیث آج بھی موجود ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ تحریری سرمایہ کی حفاظت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے ہو چکی تھی اگر صحابہ نہ لکھتے تو آج اس قدر وافر ذخیرہ ہمارے پاس موجود نہ ہوتا۔ اس کی مزید تفصیل مجلہ تحقیقات حدیث میں دیکھی جا سکتی ہے۔ (6)

**عصر صحابہ میں تدوین حدیث**

علامہ کتانی لکھتے ہیں کہ دور صحابہ میں تدوین حدیث نہیں ہوئی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول جو فتح الباری کے مقدمہ میں ہے نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کے عھد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں آثار مدون و مرتب اس لئے نہ ہو سکے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس سے منع کیا جیسے کہ مسلم میں ہے کہ احادیث نبویہ کا قرآن سے اختلاط نہ ہو جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام میں حافظہ اور انتہاء درجے کی ذہانت تھی اس وجہ سے وہ حفظ کر لیتے اور اکثر صحابہ لکھنا نہ جانتے تھے۔

پھر صدی کے انتہاء میں جب مبتدعین، خوارج، روافض اور قدریہ کی تعداد میں اضافہ ہوا حدیث میں حذف و اضافہ عام ہوا باطل حق سے مختلط ہونے لگا تو تابعین نے آثار و اخبار کی تدوین و ترتیب کا سلسلہ شروع کیا سب سے پہلے ربیع بن صبیح او سعید بن ابی عروبہ ایسی ہستیاں تھی جو ہر باب کی علیحدہ تصنیف کرتے تھے۔

**تدوین حدیث پر اعتراض کا جواب**

بعض احادیث میں جو ممانعت وارد ہوئی ہے اس کی وجہ یہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور قرآن مجید کی ایات آپس میں ملتبس نہ ہو جائیں جب احادیث کریمہ کی کثرت ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے کی اجازت دے دی جس پر آپ کے فرامین واضح طور پر دلالت کرتے ہیں۔

---

(4) دہلوی، عبدالعزیز، عجالہ نافعہ، مکتبۃ الحمد العلمیہ لکھنو انڈیا سن اشاعت 2014، ص 43

(5) اس میں علامہ کتانی نے جس کتاب الصدقہ کا ذکر کیا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے آخری دور میں بیرونی عمال کے لئے ایک مجموعہ جانوروں کی زکوۃ سے متعلق کتاب الصدقہ کے نام سے مرتب کروایا تھا اور یہ کتاب الصدقہ ان عمال تک نہ پہنچ سکا بوجہ حضور اقدس ﷺ کی ظاہری وفات کے۔ بعد میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق نے اسے عملی جامہ پہنایا جیسا کہ اس پر تفصیل حدیث سنن ابی داؤد (حدیث نمبر 1567) میں موجود ہے۔

(6) معاذ، محمد معاذ، عھد نبوی کا تحریری سرمایہ، مجلہ تحقیقات حدیث، شمارہ نمبر 3، ستمبر 2011، ص 73

1. حضرت عبداللہ بن عمر ابن عاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاقید وا لعلم بالکتابۃ(2)
2. دوسری حدیث وہ جس میں حضرت سیدناابوہریرہ نے حافظے کا شکوہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سیدھے ہاتھ سے مدد لو۔
3. حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مجھ سے زیادہ کوئی احادیث روایت کرنے والا نہ تھا۔
4. حجۃ الوداع کے خطبہ کے الفاظ لیبلغ الشاہد الغائب اور فرمان نبوی نضر اللہ امر اءً(3) بھی اسی کی کڑی ہیں۔

اور عہد صحابہ میں تدوین حدیث پر کافی کام ہوا۔ صحیفہ ابو بکر، صحیفہ صادقہ، صحیفہ انس بن مالک، صحیفہ جابر بن عبدالبر، صحیفہ علی، صحیفہ زید بن ثابت، صحیفہ عائشہ وغیرہ تمام صحائف اس بات کے واضح ثبوت ہیں کہ عہد نبوی وصحابہ میں باقاعدہ اس کی تدوین وکتابت ہوئی اور علامہ کتانی کے دوسری صدی کے محدثین کی کتب پر زیادہ کام کیا ہوا اور انہی کا تعارف اپنی کتاب رسالہ مستطرفہ میں کروایا ہے۔

**سب سے پہلے کس نے تصنیف کی؟**

علامہ کتانی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے کس نے تصنیف کی؟ اس میں مختلف محدثین نے لکھا کوئی ابن جریج کا قائل ہے، کوئی ربیع بن صبیح کا قائل ہے۔ حتی کہ علامہ سیوطی نے تبییض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفہ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس نے علم شریعت کی تدوین شروع کی اور ابواب بندی قائم کی وہ امام اعظم ابو حنیفہ ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ صحابہ وتابعین اپنے حافظہ پر اعتماد کرتے تھے انہوں نے علم شریعت میں ابواب بندی کو مرتب نہیں کیا۔ امام اعظم ابو حنیفہ نے جب دیکھا کہ علم منتشر ہو تا جارہا ہے اور علم کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو آپ نے ان کی تدوین کی ابواب بنائے طہارۃ سے ابتداء کی پھر نماز، عبادات پھر معاملات اور آخر میں میراث کو رکھا۔ عبادات نماز اول اس لئے یہ اہم العبادات ہے اور میراث پر اختتام اس لئے کہ وہ لوگوں کے آخری احوال سے تعلق رکھتی ہے۔(1)

مگر شیخ الاسلام انصاری الفیہ مصطلح للعراقی میں لکھتے ہیں (جو بہترین مختلف اقوال میں تطبیق ہے) کہ سب سے پہلے جس نے مطلقا اس فن (حدیث) میں تصنیف کی مکہ میں ابن صریح مدینے میں مالک اور ابن ابی ذئب، شام میں اوزاعی کوفہ میں ثوری، بصری میں سعید بن عروبہ، ربیع بن صبیح اور حماد بن سلمہ، یمن میں معمر بن راشد اور خالد بن جمیل رے (تہران) میں جریر بن عبدالحمید اور خراشان میں علامہ ابن مبارک تھے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان میں سابق کون ہیں؟

علامہ کتانی اپنے مقدمہ کا اختتام علامہ ابن حجر عسقلانی کے اس قول پر کرتے ہیں۔

اس پر اتفاق ہے کہ تدوین حدیث کی ابتداء تو حضرت امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں آپ کے حکم پر پہلی صدی کے آخر میں ہوئی اور تمام مدونین محدثین ائمہ جنہوں نے احادیث مبارکہ کو جمع کیا مدون کیا وہ تمام کے تمام محدثین دوسری صدی کے وسط کے ہیں پھر یہیں سے حدیث اور حدیث سے متعلقہ تمام علوم کی باقاعدہ تدوین کا سلسلہ شروع ہوا اور حدیث کی مختلف انواع اور اس کے فنون میں اس قدر تصانیف کا اضافہ ہوا کہ ان تعدوہا لاتحصوہا میں اس کا شمار ہونے لگا۔

**تعارف رسالہ مستطرفہ**

علم حدیث وہ علم ہے جو ہر علم کے مسافر کے لئے ضروری ہے نہ اس سے کوئی عالم مستغنی اور نہ ہی کوئی عابد وزاہد یہ وہ علم ہے جسے خود سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے اسے مشروع فرمایا اور اس کا خود اہتمام وانصرام فرمایا ہزاروں کتب اس پر تصنیف کی گئیں

علامہ سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی محدثین کی تذکرہ نگاری پر ایک بے مثل وبے مثال کتاب لکھی جس کا نام انہوں نے "الرسالۃ المستطرفۃ لبیان مشہور کتب السنۃ المشرفۃ" رکھا۔

**رسالہ مستطرفہ یا مستطردہ:**

(2) ابن عبدالبر، ابو عمر یوسف، جامع بیان العلم وفضلہ، مکتبہ دار علم جوزی دمشق ج 1 ص 72

(3) ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی حدیث نمبر 3713 مکتبہ رحمانیہ لاہور ج 2 ص 520

(1) سیوطی، ابوالفضل جلال الدین، تبییض الصحیفہ، مکتبہ دار ارقم بیروت، ص 138

علامہ یوسف الیان سرکیس نے اپنی کتاب "معجم المطبوعات میں اس رسالہ مستطرفہ کو مستطردہ لکھاہوا ہے حالانکہ درست مستطرفہ ہے۔اس کی نشاندہی سب سے پہلے علامہ قیطونی نے کی۔[7]

**علامہ کتانی کے نزدیک رسالہ مستطرفہ کی اہمیت:**

علامہ کتانی خود رسالہ مستطرفہ کے مقدمہ میں اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

و قد وضعت فیہ و فیما یتعلق بہ الدواوین الکثیرة، المؤلفات الصغیرة و الکبیرة، و ہی من کثرتھا لا تعد و لا تحصر، و لا یمکن ان یحصیھا محص و لو اکثر؛ و المقصود فی ھذہ الرسالۃالمستطرفۃ ، بیان المشہور و ما تشتد الیہ الحاجۃ منھا، لیکون الطالب منہ علی کمال البصیرة و المعرفۃ، و تتمیم الفائدة بنسبۃ کل کتاب لمؤلفہ، و ذکر وفاۃ جامعہ و مصنفہ، واللہ اسال العون و القبول، و نیل المنی و الوطر و السول ، بمنہ امین۔[8]

**ترجمہ:** رسالہ مستطرفہ میں صرف ان کتابوں کا تعارف ہے جو مشہور ہیں اور جن کی حاجت زیادہ پیش آتی ہے تاکہ طالب علم الحدیث کو علی وجہ الکمال معرفت و بصیرت حاصل ہو جائے اور کسی کتاب کا تعارف اسی وقت فائدہ دیتا ہے جب اس کتاب کے مصنف کا تعارف اور تاریخ وفات کا علم ہو اس لئے اس چیز کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔رب تعالی سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنی خاص مدد اور قبولیت کا شرف بخشے اور مقصد تک رسائی آسان فرمائے۔

**علامہ منتصر کتانی کے نزدیک رسالہ مستطرفہ کی افادیت:**

علامہ منتصر کتانی اس رسالہ مستطرفہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں

"و الرسالۃالمستطرفۃ فریدة فی بابھا، لم یؤلف لھا قبل مثیل ، و لم یؤلف لھا بعد شبیہ ، و من اجل ذلک استھدفتــ علی شھرتھا فی المشرق و المغربــ للسرقۃ و اللصوصیۃ ، فکما تلصص علی طبعتھا سارق من کراتشی سنۃ 1379، تلسص علی موضوعھا سارقان، منذربع قرن: احدھما من مصر، و ثانیھما من الھند، و کلاالسرقتین مطبوعتان، کتاب المصری مقرر فی برامج جامعتی القرویین و الازھر ، و کتاب الھندی اعدہ اطروحۃ فی جامعۃ بریطانیۃ، نال بھا درجۃالدکتوراہ فی علوم الحدیث۔

و لکن ھذہ الرسالۃ ــو ھی فھرسۃ لکتب الحدیث و للمحدثین ــ کفھرست ابن الندیم فی بقیۃالعلوم الآخری"۔[9]

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے اس کی مثل نہ پہلے لکھی گئی نہ بعد میں (اب تک) اس کی مثل تالیف کی گئی یہی سبب بنا اس رسالہ کی شہرت کا جس کی وجہ مشرق و مغرب میں اس کا نسخہ چوری کر کے طبع کیا گیا ایک کراچی پاکستان ہے اور دوسرا مصر سے طبع ہوا اس رسالے کو محدثین کے ہاں وہی مقام و مرتبہ حاصل ہے جو عام علوم کی نسبت "فہرست ابن ندیم" کو حاصل ہے

**علامہ طیب ابن خضر سلاوی:**

علامہ طیب بن عبد اللہ بن ہاشمی بن خضر اسلاوی نے علامہ سید محمد بن جعفر کتانی کو خط لکھا جس میں انہوں نے اس رسالہ مستطرفہ کی عظمت و مرتبہ کو بیان کیا اور علامہ کتانی نے جس انداز سے ائمہ حدیث و کتب حدیث کو ترتیب سے بیان کیا ہے اس کی تعریف لکھے بغیر موصوف بھی نہ رہ سکے علامہ سید محمد بن جعفر کتانی کی علم حدیث پر مہارت کے پہلے دن سے قائل تھے جس کا اندازہ ان کے خط سے لگایا جاسکتا ہے کہ جس میں انہوں نے علامہ کتانی کو کن القابات و خطابات سے نوازا ہے جس کی چند سطور ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ و سلم

الحمد للہ الذی اقام للسنۃالمحمدیۃ من یحرسھا سلفا عن خلف تعظیما لنبیہ و تبجیلا ، و قلد حراسھا بسیوف الحزم و فضلھم علی کثیر ممن خلق تفضیلا و جعلھم ذابین عنھا فی کل عصر و زمان ، باذلین و سعھم فی بیان کتبھا و اسانید ھا و رواتھا خوفا من الزیادة فیھا و النقصان و و لا یزال علی خدمتھااقوام فی سائر الاعصار ، وان قلوا و خلت منھم البلدان و الامصار، احمدہ حمدا یوافی نعمہ، و یکافئ مزیدہ، علی ماانعم علینا من نعمہ الظاہرة و الباطنۃ و فضلہ المتواتر، و نشکرہ علی تزاید النعم ، و اعظمھاان جعلنا من امۃ نبیہ و رسولہ المبعوث بالقرآن العظیم ، و السنۃالغراء، و البرھان الباھر، و

(7) سرکیس، یوسف الیان، معجم المطبوعات مکتبہ الثقافۃالدینیۃج2ص1545

(8) کتانی، محمد بن جعفر، سید، الرسالۃالمستطرفۃ، بیروت، مکتبہ دارالبشائرالاسلامیہ، مطبوعہ 2018، ص2

(9) کتانی، محمد منتصر، مقدمہ رسالہ مستطرفہ، بیروت، مکتبہ دارالبشائرالاسلامیہ، مطبوعہ 2018، ص8

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

استعینہ و استغرفہ مما حملت علی ظھری من الذنوب الکبائر و الصغائر، والباطن منھما و الظاھر ، نشھد ان لاالہ الااللہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ[10]

علامہ سلاوی فرماتے ہیں کہ علامہ کتانی نے رسالہ مستطرفہ کی جامعیت،ان کتابوں کاذکر جس کے بغیر کوئی بھی حبر الامہ نہ رہ سکے کاذکر کیااور فرماتے ہیں کہ جس نے اس کو مضبوطی سے تھام لیااس نے عروۃ الوثقی کو تھام لیااور جو اس کا مطالعہ کرلے اور ان تمام علوم کا جن کا ذکر اس میں ہے وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا نہ شقی ہوگا کیونکہ رسالہ مستطرفہ کی جامعیت وحسن ترتیب میں کوئی ثانی نہیں علامہ ابن خضراء سلاوی نے رسالہ مستطرفہ کی مدح میں بحر الکامل میں چند اشعار لکھے ہیں جس کی تفصیل راقم کے مقالہ میں دیکھی جاسکتی ہے[11]۔

یہ رسالہ 1400علوم حدیث کی مشہور کتابوں پر مشتمل ہے علامہ کتانی نے حدیث پر لکھی گئی صحیح، مستدرک، مستخرج، سنن، جامع، مصنف، ترغیب وترہیب، آداب واخلاق، مسند، تفسیر قرآن پر مشتمل کتب، علوم قرآن ، ناسخ و منسوخ، احادیث قدسیہ، مسلسل احادیث، مرسل احادیث، اجزاء حدیثیہ، وحدانیات حدیث سے لے کر اربعین تک لکھی گئی، کتب سیرت و مغازی، غرائب الاحادیث، غوامض ومبہمات، علم الانساب، اسماء صحابہ، تاریخ رجال، معاجم، طبقات، مشیخات، ضعفاءاور ثقات، علل، موضوعات، عوام میں رائج روایات کے متعلق کتابیں، متواترہ، فتاویٰ، ختم نبوۃ کی خصوصیات، معاجم بلدان،اور اصول حدیث پر کتابوں کااس رسالہ مستطرفہ میں تعارف پیش کیاہے۔

اور یہ رسالہ تقریبا600 کے قریب جو محدثین مشہور ہیں ان کے تراجم پر مشتمل ہے اندلس اور مغرب کے 60 سے زائد محدثین کاذکر ہے اور اندلس و مغرب کے محدثین کی200سے زائد احادیث پر لکھی گئی کتابوں کااس میں تذکرہ کیاگیاہے بلکہ مشرق ومغرب کے محدثین کے نام،کنیت،القاب وجہ شہرت اور وفات کاذکر کیاہے۔

اس میں اول صدی کے محدثین کاذکر نہیں ہے کیونکہ اس صدی میں تدوین کا باقاعدہ آغاز نہیں ہوا تھا اگرچہ تدوین حدیث مختلف صورتوں میں ہوچکی تھی۔علامہ کتانی نے اس رسالہ مستطرفہ میں دوسری صدی سے لے کر چودھویں صدی تک کے محدثین کاذکر کیاہے۔

علامہ کتانی نے اس رسالہ مستطرفہ میں

دوسری صدی سے 16

تیسری صدی سے 121

چوتھی صدی سے 115

پانچویں صدی سے 75

چھٹی صدی سے 42

ساتویں صدی سے 46

آٹھویں صدی سے 38

نویں صدی سے 30

دسویں صدی سے 17

گیارہویں صدی سے 11

بارہویں صدی سے 14

تیرھویں صدی سے 7

اور چودھویں صدی سے 4 محدثین کاذکر کیا۔

**خلاصہ رسالہ مستطرفہ**

(10) کتانی، محمد منتصر، مقدمہ رسالہ مستطرفہ، بیروت، مکتبہ دارالبشائرالاسلامیہ، مطبوعہ 2018، ص15-17

(11) محدثین کی تذکرۃ نگاری میں علامہ کتانی کامنہج واسلوب ص46

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

علامہ کتانی نے رسالہ مستطرفہ علم حدیث پر لکھاجو کہ محدثین کی تذکرہ نگاری پر فقید بے مثال ہے اور کتب حدیث کے تعارف پر بھی یکتا ہے علامہ سید محمد بن جعفر کتانی نے اس رسالہ مستطرفہ کا آغاز ایک مقدمہ سے کیاجو علم حدیث کی فضیلت اور محدثین کی اہمیت پر تھااس میں آپ نے تدوین حدیث پر روشنی ڈالی اور سب سے پہلے کتاب کس نے لکھی؟اس پر مختلف قسم کے اقوال درج کئے ابتدائی میں دوسری صدی ھجری میں لکھی گئی تصانیف کا تعارف کروایااس کے بعد ائمہ اربعہ کی کتب کی تفصیل بیان کی کہ یہ کب اور کس نے لکھی اور ہر ایک کے فوائد و ثمرات بیان کئے اور ان کتب پر علمی و تحقیقی جو کام اب تک ہو چکے ان کو تفصیل سے بیان کیا۔

علامہ کتانی نے مختلف حدیث کی کتابوں کا تذکرہ کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. سنن پر 25
2. مصنف وجوامع پر 15
3. فقھی ابواب پر 13
4. مخصوص فقھی ابواب پر 65
5. اخلاق وآداب، ترغیب وترھیب پر 135
6. مسند پر 78
7. تفسیر قرآن پر 9
8. علوم قرآن پر 3
9. ناسخ ومنسوخ پر 3
10. احادیث قدسیہ کے موضوع پر 4
11. مسلسل پر 24
12. مراسیل پر 3
13. اجزاء حدیثیہ پر 28
14. فوائد حدیثیہ پر 5
15. وحدانیات، ثنائیات، ثلاثیات پر 9
16. رباعیات، خماسیات، سداسیات پر 10
17. سباعیات، ثمانیات، تساعیات، عشاریات پر 14
18. اربعین پر 22
19. اسی، سو، دوسو ہزار احادیث پر 6
20. کتب سیرت وشمائل پر 50
21. بعض احادیث کے طرق کو جمع کرنے والی کتابیں پر 10
22. مشہور ائمہ کی کتب غرائب پر 5
23. حدیث افراد پر 3
24. علوم حدیث میں لفظی دلچسپی پر 14
25. ناموں کی کتب کے متعلق 8

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

26. غوامض و مبہم پر 6
27. علم الانساب پر 6
28. اسمائے صحابہ پر 4
29. تاریخ رجال پر 27
30. معاجم پر 4
31. طبقات پر 12
32. مشیخات پر 13
33. ضعفا اور ثقات راویوں پر 10
34. علل حدیث پر 14
35. موضوع احادیث پر 14
36. غریب الحدیث پر 12
37. اختلاف الحدیث پر 2
38. امالی اور افادات پر 3
39. روایت اکابر اصاغر سے 4
40. تصوف اور طریقت پر 13
41. اطراف حدیث پر 10
42. زوائد حدیث پر 7
43. جمع بین الکتب پر 13
44. انتخاب حدیث پر 19
45. تخریج احادیث پر 36
46. عوام میں رائج روایات کے متعلق پر 7
47. فتاوی پر 3
48. احادیث متواترہ پر 3
49. حدیث پر مشتمل تفسیریں 7
50. شان نبوت پر 4
51. شہروں اور علاقوں پر 14
52. وفیات پر 8
53. اور اصول حدیث پر 22 ۔

حدیث کی کتابوں کا علامہ کتانی نے اپنے اس رسالہ مستطرفہ کا مختصر اًتعارف پیش کیا جس سے اس کتاب کی اہمیت وافادیت کا اندازہ لگانا ہر ذی شعور کے لئے ممکن ہے اور یہ کتاب کس قدر اہمیت کی حامل ہے ؟اس کا فیصلہ قاری خود کر سکتا ہے۔

علامہ کتانی نے سینکڑوں کتب کا تعارف پیش کیا مگر ان میں سے کچھ ناپید و نایاب ہیں ان کا وجود شاید ہی کسی لائبریری میں ہو اگر علامہ کتانی ان کی جگہ دیگر برصغیر میں لکھی جانے والی عمدہ ترین علوم الحدیث پر کتب کو شامل کر لیتے تو یہ زیادہ فائدہ بخش ہوتا برصغیر سے صرف علامہ عبدالحہ لکھنوی، ابوالمحاسن اور علامہ طاہر پٹنی کی کتب کو شامل کیا ہے حالانکہ دہلی کی سرزمین بھی حدیث کے شناسوں سے ذرخیز تھی اور پاک و ہند میں کئی محدثین علامہ ہاشم ٹھٹھوی، شیخ عابد سندھی جیسی عظیم ہستیوں کی کتب کو شامل کر لیا جاتا تو مزید بہتر ہوتا اور کئی کتب کے صرف نام ہیں اور اس کی ہم نام بھی بہت ہیں ان کا تعین کافی مشکل ہے کہ یہ علم الحدیث کی کونسی قسم سے تعلق رکھتی ہے البتہ مراجعت کر کے ان کتابوں کو اسی علم الحدیث کی قسم میں درج کر دیا گیا ہے۔

علامہ کتانی نے جن محدثین کا ذکر کیا ہے یہ وہی محدثین ہیں جن کی کتابوں کا ذکر کیا ہے ورنہ تو بے شمار محدثین ہیں جنہوں نے علم حدیث میں اپنی زندگیاں قربان کیں اور اس کے فیوض و برکات سے دارین میں سعادتیں پائیں۔ علامہ کتانی اولین محدثین یعنی پہلی صدی کے محدثین کو بھی شامل کر لیتے تو اور بہتر ہوتا کیونکہ یہ باغ انہیں کا لگایا ہوا ہے جس کے ثمر آج پوری دنیا کھا رہی ہے۔ اور ہر زمانہ کے عظیم محدثین جنہوں نے حدیث کی تدوین کی آبیاری کی اور اسے پروان چڑھایا اور محفوظ در محفوظ ہاتھوں میں اسے پہنچایا ان کی تذکرہ نگاری بھی کمال کی گئی ان کی ولادت وفات بمع ان کے حصول علم کے مکاتب و مدارس کا تعارف بھی کروایا ان کے نام بمع سن وفات باعتبار صدی کے درج ذیل ہیں

## رسالہ مستطرفہ سے استفادہ کی صورتیں

علامہ سید محمد بن جعفر کتانی کی کتاب "رسالہ مستطرفہ "علم حدیث کے طالبین کے لئے بے حد مفید ہے علامہ کتانی نے گویا کہ سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا اس قدر مختصر کتاب میں بے بہا گلستان مہکا دیئے ہیں جس کی خوشبو صرف ایک طالب فی العلم الحدیث ہی سونگھ سکتا ہے اب یہاں اس فصل میں رسالہ ہذا سے استفادہ کرنے کی صورتیں اور اس کے طریقے بیان کیئے جائیں گے:

1. سب سے پہلے طالب علم کو جو مسئلہ درپیش ہے وہ حدیث کی کس قسم سے تعلق رکھتا ہے؟ اور اصول حدیث کی کس ذیلی قسم سے اس کا تعلق ہے؟ اس کا تعین کر لے پھر رسالہ مستطرفہ سے اس کے متعلق کتب حدیث کا مطالعہ اس کے لئے مفید رہے گا۔
2. اگر حدیث کے کسی موضوع پر کتب حدث درکار ہیں مثلا مسند نام کی کتابیں کس سن میں کس محدث نے لکھی ہیں تو علامہ کتانی نے تمام مشہور کتب حدیث جو محدثین کے لکھی ان تمام کو مسانید کے نام سے جمع کر دیا۔
3. اسی طرح اگر کسی محدث کا تعارف دیکھنا ہے تو اس کا نام بمع نسب تاریخ ولادت حصول علم کہاں سے کیا اساتذہ و تلامذہ کون ہیں کس سن کے ہیں تاریخ وفات کیا ہے تمام کو بیان کر دیا اگر کہیں ہر کوئی چیز رہ گئی ہے اسے علامہ کتانی کے پوتے علامہ محمد منتصر کتانی نے لکھا دیا ہے علامہ منتصر کتانی نے کتاب کے آخر میں تمام محدثین کو قرون میں تقسیم کر دیا کہ جو محدث جس صدی کا تھا ان کو وہاں لکھ دیا اس طرح اس کتاب سے استفادہ کرنا اور آسان ہو گیا مثلا اگر آپ صرف اتنا جانتے ہیں کہ وہ شیخ یا محدث پانچویں صدی کے ہیں تو اب اس فہرست میں پانچویں صدی کے محدثین کو ملاحظہ کریں بمع صفحہ نمبر اس عظیم محدث کا ذکر خیر آپ کو مل جائے گا اس کے احوال و آثار سے آپ باخبر ہو جائیں گے۔
4. وہ طلبہ جو ایم اے، ایم فل، یا، پی ایچ ڈی سطح پر ریسرچ کرتے ہیں حدیث یا اصول حدیث کی کسی ایک قسم کو اپنا موضوع بناتے ہیں اور اس پر کتب حدیث یا جن محدثین نے کام کیا ہے اس کو تلاش کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے رسالہ مستطرفہ بہت ممد و معاون ثابت ہو گا۔
5. وہ طلبہ جو حدیث میں انتہائی شغف رکھتے ہیں اور مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں ان کے لئے رسالہ مستطرفہ کم وقت میں انتہائی طور پر مفید ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ علامہ کتانی نے اس میں بڑی خوبصورت انداز میں مختصر کر کے محدثین اور کتب حدیث کا تعارف پیش کیا ہے جو کہ قابل دید ہے۔
6. کم علم لوگ جنہیں کتب حدیث سے آگاہی نہیں ہوتی اگر انہیں کسی کتاب کا حوالہ دیا جائے تو کہتے ہیں کہ یہ کونسی کتاب ہے؟ معاذاللہ وہ انکار ہی کر دیتے ہیں ان لوگوں کے لئے یہ کتاب بہت ہی سود مند ہے کیونکہ علامہ کتانی نے سینکڑوں ایسی کتابوں کا تعارف کروایا ہے جس سے عام حدیث کا مطالعہ کرنے والے بالخصوص مبتدی طلبہ جو حدیث کا شوق و رغبت رکھتے ہیں نابلند ہوتے ہیں ان کو چاہیے اس رسالہ مستطرفہ سے ضرور استفادہ کریں۔
7. یہ کتاب صرف حدیث ہی کے طلبہ کے لئے مفید نہیں ہے بلکہ تفسیر، اصول تفسیر، فقہ، سیرت و مغازی، تاریخ اور تصوف میں دلچسپی رکھنے والے تمام امت مسلمہ کے شاہکاروں کے لئے مفید ہے کیونکہ علامہ کتانی نے علو مقرآن، فقہ، سیرت و مغازی، تاریخ اور تصوف لکھی جانے والی بیسیوں احادیث کی کتابوں کا تعارف کروایا لہذا ان تمام موضوعات پر ریسرچ کرنے والے بھی اس رسالہ مستطرفہ سے فائدہ اٹھا کر ان کتب حدیث کا مطالعہ کریں جو ان کے موضوع سے متعلق ہے بفضل الہی ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

8. اس رسالہ مستطرفہ کے آغاز میں علامہ کتانی نے تدوین حدیث پر بہت عمدہ ایک مقدمہ ترتیب دیا ہے جس سے استفادہ اگر کیا جائے تو آنے والے ذہنوں میں بے شار وسوسوں اور مستشرقین کی طرف سے ہونے والے بے سروپا اعتراضوں کے جوابات بھی مل جائیں گے۔
9. اس رسالہ مستطرفہ کے آخر میں بہت ہی عمدہ قسم کی فہارس کا اہتمام کیا گیا ہے اگر کسی محدث کا نام یا صرف کنیت یا سن وفات یا سن ولادت یا صرف سن یاد ہے تب بھی اس محدث کے احوال سے آپ باخبر ہو سکتے ہیں۔
10. اگر رسالہ مستطرفہ میں کسی موضوع پر کتاب نہ مل رہی ہو تو علامہ کتانی کے پوتے علامہ محمد منتصر کتانی کی ترتیب دی ہوئی فہارس ملاحظہ کریں تو یقینا مل جائے گا انہوں نے مختلف عناوین قائم کر اس کی فہارس بنائی ہے کسی نہ کسی میں ضرور مل جائے گا
11. علامہ کتانی نے اس مقدمہ میں رسالہ مستطرفہ کا مختصر خود تعارف کروایا انہوں نے اسے کیوں لکھا؟ اور کتاب کا منہج واسلوب کا ذکر کیا۔
12. اس کے علاوہ بھی ضمناً علامہ کتانی کے بیسیوں حدیث کی کتابوں کا تعارف کروایا۔
13. محدثین کے ناموں، القاب اور مقامات کی رسالہ مستطرفہ میں وجوہات تسمیہ کو بڑی عمدگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو کہ علامہ سید محمد بن جعفر کتانی کا منفرد انداز ہے۔ اس کی افادیت اس رسالہ کے قاری کو بعد مطالعہ ہی ہو سکتی ہے۔